از عدالت عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 14 اکتوبر 1955

ٹوپن داس

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

[بھگوتی، وینکٹار اما آئر اور بی پی سنہا جسٹس صاحبان]

مجموعہ تعزیرات ہند (ایکٹ XLV، سال 1860)، دفعات 120A، 120B - مجرمانہ سازش-دو یا اس سے زیادہ افراد کو اس میں فریق ہونا چاہیے-اکیلے ایک شخص کو مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا-اگر دوسرے مبینہ سازش کرنے والوں کو الزام سے بری کر دیا جائے۔

مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120A میں مجرمانہ سازش کی تعریف کے مطابق دو یا زیادہ افراد کو اس طرح کے قرارداد میں فریق ہونا چاہیے اور صرف ایک شخص کو کبھی بھی اس سادہ وجہ سے مجرمانہ سازش کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ کوئی خود سے سازش نہیں کر سکتا۔

اس لیے، جہاں موجودہ معاملے میں 4 نامزد افراد پر دفعہ 120B، مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت جرم کا الزام عائد کیا گیا تھا اور ان چار میں سے تین کو الزام سے بری کر دیا گیا تھا، چوتھے ملزم کو مجرمانہ سازش کے جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 42، سال 1955۔

4ویں پریذیڈنسی مجسٹریٹ، بمبئی کی عدالت کے 6 جنوری 1954 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 325، سال 1954 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 8 اکتوبر 1954 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل پر مقدمات نمبر 639-40/P-1955. میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایچ جے امریگر، جے بی دادا چنجی اور راجندر نارائن۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جواب دہندہ کی طرف سے پورس اے مہتا اور پی جی گوکھلے۔

14.1955 اکتوبر۔

عدالت کا فیصلہ بھگوتی جسٹس نے سنایا۔

ملزم نمبر 1، ہمارے سامنے اپیل کنندہ، اور ملزم نمبر 2، 3 اور 4 پر الزام لگایا گیا کہ وہ، بمبئی میں، تقریباً جون 1950 اور نومبر 1950 کے درمیان، کچھ غیر قانونی کارروائیاں کرنے پر راضی ہو کر مجرمانہ سازش میں فریق تھے، یعنی: سب سے پہلے، کہ انہوں نے اندراج کے حقیقی جعلی نوٹوں کے طور پر استعمال کیا جس میں داخلے کے نوٹوں کی نمائش زیڈ شامل تھی؛ دوسرا، کہ انہوں نے امپورٹس، بمبئی کے ڈپٹی چیف کنٹرولر کو دھوکہ دہی اور بے ایمانی سے جسٹس سوبراج اینڈ کمپنی کی فرم کو پہنچانے کے لیے اکسایا، جس کا درآمدی لائسنس نمبر۔248189/48 برطانیہ سے روپے 1,98,960 کی قیمت کے سائیکل درآمد کرنا؛ تیسرا، کہ انہوں نے ڈپٹی چیف کنٹرولر آف امپورٹس، بمبئی کو جھوٹا اور بے ایمانانہ طور پر جے سوبراج اینڈ کمپنی کی فرم کو بھیجنے پر آمادہ کرکے دھوکہ دیا، جس کا درآمدی لائسنس نمبر 203056/48 سوئٹزرلینڈ سے روپے 3,45,325 کی قیمت کی گھڑیاں درآمد کرنا ؛اور چوتھا یہ کہ انہوں نے بمبئی کے ڈپٹی چیف کنٹرولر آف امپورٹس کو دھوکہ دیا اور دھوکہ دہی اور بے ایمانی کے ساتھ جے سوبھراج اینڈ کمپنی کی فرم کو 12,11,829 روپے مالیت کا مصنوعی ریشم کا سامان درآمد کرنے کے لیے نمبر 48/250288 پر مشتمل درآمدی لائسنس فراہم کرنے پر مجبور کیا۔ اور مذکورہ بالا غیر قانونی کام مذکورہ معاہدے کی پیروی میں کیے گئے تھے اور اس طرح انہوں نے تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت قابل سزا جرم کا ارتکاب کیا تھا۔ تمام ملزموں کے خلاف دفعہ 471 کے ساتھ ساتھ دفعہ 465 اور دفعہ 34 کے تحت بھی الزامات تھے اور مذکورہ تین غیر قانونی کارروائیوں میں سے ہر ایک کے سلسلے میں مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 420 کے تحت بھی الزامات تھے۔

فاضل پریذیڈنسی مجسٹریٹ 23 ویں کورٹ ایسپلانیڈ، بمبئی نے مذکورہ جرائم کے تمام ملزموں پر مقدمہ چلایا اور ان سب کو بری کر دیا۔ اس کے بعد ریاست بمبئی نے بمبئی کی بااختیار عدالتِ عالیہ میں اپیل کی، اور عدالت عالیہ نے ملزم نمبر 1 کو بری کرنے کے فیصلے کو کالعدم قرار دے دیا اور اسے ان تمام جرائم کا مجرم قرار دیا جن میں اس پر مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم بھی شامل تھا۔ ملزم 2، 3 اور 4 کے بری ہونے کی تصدیق ہو گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

عدالت عالیہ، اگرچہ اس نے ملزم 2، 3 اور 4 کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت الزام سے بری کر دیا تھا، لیکن اس کی رائے تھی کہ ملزم نمبر 1 کی طرف سے اس کے دفاع میں پیش کیا گیا تفویض کا دستاویز ایک جھوٹا اور من گھڑت دستاویز تھا اور مذکورہ دستاویز کو اس کے ساتھ مل کر جعلی بنایا گیا تھا یا ملزم نمبر 1 اور اس کے ساتھیوں کے علم یا ملی بھگت سے جعلی بنایا گیا تھا اور یہ یقین کرنا ناممکن تھا کہ اس طرح کی باریکی سے کی جانے والی یہ سازش صرف ملزم نمبر 1 کا کام ہو سکتا ہے۔ ریکارڈ پر کسی بھی نتیجے کی ضمانت دینے کے لیے کوئی ثبوت موجود نہیں تھا کہ ملزم نمبر 1 کسی دوسرے سازشیوں کے ساتھ مل کر اس معاملے میں کام کر رہا تھا اور واحد ثبوت ان مختلف کارروائیوں کے حوالے سے تھا جو مبینہ طور پر ملزم 2، 3 اور 4 کے ذریعے سازش اور اس کے مقاصد کو آگے بڑھانے کے معاملے میں کیے گئے تھے۔ ملزم نمبر 1 کو سزا سنائے جانے کے سوال پر غور کرتے ہوئے، جسے مذکورہ بالا حالات کے باوجود، مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم کا مجرم قرار دیا گیا تھا، عدالت عالیہ نے مشاہدہ کیا کہ "سازش کرنے والوں، چاہے وہ کوئی بھی ہوں، نے سازش کے مقصد کو انجام دینے میں کافی ذہانت اور ہمت کا مظاہرہ کیا تھا اور اس نتیجے پر پہنچنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی کہ یہ تنگ حالات یا مالی مشکلات نہیں تھیں جو سازش کی بنیاد تھیں بلکہ یہ اتنے بڑے پیمانے پر پیسے کا لالچ تھا جسے کبھی بھی بڑھاوا دینے والے حالات کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔"۔ اس لیے عدالت نے ہدایت دی کہ ملزم نمبر 1 کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم کے لیے 18 ماہ کی قید با مشقت کی سزا بھگتنی چاہیے۔

ملزم نمبر 1 کی طرف سے دائر اس عدالت میں اپیل کرنے کی اجازت کی درخواست کو عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا تھا۔ اس کے بعد ملزم نمبر 1 نے درخواست دی اور عدالت عالیہ کے فیصلے کے خلاف اپیل کرنے کی خاص اجازت اجازت حاصل کی۔ تاہم، خصوصی اجازت قانون کے سوال تک محدود تھی، کیا دفعہ 120B کے تحت سزا اس حقیقت کے پیش نظر برقرار رکھی جا سکتی ہے کہ دوسرے مبینہ سازشیوں کو بری کر دیا گیا تھا۔

مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت 4 نامزد افراد کے خلاف الزام عائد کیا گیا ہے، جن میں ملزم نمبر 1، 2، 3 اور 4 شامل ہیں۔ یہ ان کے اور دیگر نامعلوم افراد کے خلاف الزام نہیں تھا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اگر ملزم 2 ہے۔ 3 اور 4 کو اس الزام سے بری کر دیا گیا تھا، صرف ملزم نمبر 1 رہ گیا تھا اور اس لئے یہ سوال ہمارے غور و خوض کے لئے پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان حالات میں ملزم نمبر 1 کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم کا مجرم ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

مجرمانہ سازش کی تعریف مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120A میں کی گئی ہے:-"جب دو یا دو سے زیادہ افراد (i) کوئی غیر قانونی کام، یا (ii) کوئی ایسا کام جو غیر قانونی ذرائع سے غیر قانونی نہیں ہے، کرنے پر راضی ہو جاتے ہیں، تو اس طرح کے قرارداد کو مجرمانہ سازش قرار دیا جاتا ہے۔ تعریف کی قیود کے مطابق ہی دو یا زیادہ افراد ہونے چاہئیں جو اس طرح کے قرارداد کے فریق ہونے چاہئیں اور یہ کہنا معمولی بات ہے کہ صرف ایک شخص کو کبھی بھی اس سادہ وجہ سے مجرمانہ سازش کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا کہ کوئی خود اپنے ساتھ سازش نہیں کر سکتا۔ اگر، اس لیے، 4 نامزد افراد پر مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم کا ارتکاب کرنے کا الزام لگایا گیا، اور اگر ان 4 میں سے تین کو الزام سے بری کر دیا گیا، تو باقی ملزم، جو ہمارے سامنے کیس میں ملزم نمبر 1 تھا، کو کبھی بھی مجرمانہ سازش کے جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔

اگر مذکورہ تجویز کے لیے اختیار کی ضرورت تھی، تو یہ آر کبولڈ کی مجرمانہ التجا، ثبوت اور عمل، 33ویں ایڈیشن، صفحہ 201، پیراگراف 361 میں پایا جاتا ہے:-

"جہاں ایک ہی فرد جرم میں کئی قیدی شامل ہیں، فیصلہ ساز کمیٹی ایک مجرم کو تلاش کر سکتی ہے اور دوسروں کو بری کر سکتی ہے، اور اس کے برعکس لیکن اگر کئی لوگوں پر فسادات کے الزام میں فرد جرم عائد کی جاتی ہے، اور فیصلہ ساز کمیٹی دو کے علاوہ سب کو بری کر دیتی ہے، تو انہیں ان دونوں کو بھی بری کرنا ہوگا، جب تک کہ اس پر فرد جرم میں الزام عائد نہ کیا جائے، اور یہ ثابت نہ ہو جائے کہ انہوں نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ مل کر فساد کیا جس پر اس فرد جرم پر مقدمہ نہیں چلا۔ 2 ہاک، شق 47، دفعہ 8 اور، اگر کسی سازش کے الزام میں فرد جرم عائد ہونے پر، فیصلہ ساز کمیٹی ایک کے علاوہ تمام قیدیوں کو بری کر دیتی ہے، تو انہیں اس کو بھی بری کرنا ہوگا، جب تک کہ اس پر فرد جرم میں الزام عائد نہ کیا جائے، اور یہ ثابت نہ ہو جائے کہ اس نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ سازش کی تھی جس پر اس فرد جرم پر مقدمہ نہیں چلایا گیا تھا۔ 2 ہاک، شق،، دفعہ 8؛ 3. چٹ۔ فوجداری قانون، (دوسرا ایڈیشن) 1141؛ آر بنام تھامسن، 16 کیو بی ڈی۔ 832؛ آر بنام میننگ، 12 کیو بی ڈی۔ 241؛ آر بنام پلمر [1902] 2 کے۔ بی۔ 339"۔

کنگ بنام پلمر ([1902] 2 کے بی 339) جس کا حوالہ اس تجویز کی حمایت میں دیا گیا ہے وہ ایک ایسا مقدمہ تھا جس میں تین افراد پر مشترکہ طور پر سازش کرنے کا الزام لگانے کے مقدمے کی سماعت پر، ایک شخص نے جرم قبول کیا تھا اور اس کے خلاف فیصلہ سنایا تھا، اور دیگر دو کو بری کر دیا گیا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھا۔ یہ قرار دیا گیا کہ جرم قبول کرنے والے کے خلاف دیا گیا فیصلہ غلط تھا اور برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ لارڈ جسٹس رائٹ نے صفحہ 343 پر مشاہدہ کیا:-

"اس اثر کے لیے بہت زیادہ اختیار موجود ہے کہ، اگر اپیل کنندہ نے سازش کے مبینہ قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی ہوتی، اور تینوں مدعاعلیہان کا مقدمہ ایک ساتھ اس الزام پر آگے بڑھا ہوتا، اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو سزا سنائی جاتی اور صرف مبینہ سازش کرنے والوں کو بری کر دیا جاتا، تو اپیل کنندہ پر کوئی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا تھا، کیونکہ اس فیصلے کو یہ معلوم کرنے میں ناگوار سمجھا جانا چاہیے تھا کہ اپیل کنندہ اور دوسروں کے درمیان مجرمانہ قرارداد ہوا تھا اور ان کے اور اس کے درمیان کوئی نہیں تھا، ہیریسن بنام ایرنگٹن (پوپھم، 202) دیکھیں، جہاں تین کے فرد جرم پر فسادات دو کو مجرم نہیں پایا گیا اور ایک مجرم پایا گیا، اور غلطی پر اسے "کالعدم فیصلہ" قرار دیا گیا، اور کہا جاتا ہے کہ "11 ہین 4 کی شق 2 میں کیس کی طرح، دو کے خلاف سازش، اور ان میں سے صرف ایک کو قصوروار پایا جاتا ہے، یہ کالعدم ہے، کیونکہ ایک اکیلا سازش نہیں کر سکتا ہے۔"

عزت باب جسٹس بروس نے صفحہ 347 پر چٹی کے فوجداری قانون، دوسرے ایڈیشن، جلد III، صفحہ 1141 میں منظوری کے ساتھ بیان کا حوالہ دیا:-

"اور یہ مانا جاتا ہے کہ اگر فرد جرم میں مذکور تمام مدعاعلیہان، سوائے ایک کے، بری ہو جاتے ہیں، اور اسے کچھ نامعلوم افراد کے ساتھ سازش کے طور پر نہیں کہا جاتا ہے، تو واحد مدعاعلیہان کی سزا غلط ہو گی، اور اس پر کوئی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا۔"

عزت باب جسٹس بروس کے درج ذیل مشاہدات ہمارے سامنے موجود سیاق و سباق میں مناسب ہیں:-

"حوالہ کا نقطہ اس صورت حال کی طرف موڑ دیتا ہے کہ مدعاعلیہان کو ایک ہی فرد جرم میں شامل کیا گیا ہے، اور میرے خیال میں یہ منطقی طور پر سازش کے جرم کی نوعیت کی پیروی کرتا ہے کہ، جہاں دو یا دو سے زیادہ افراد پر ایک دوسرے کے ساتھ سازش کے ساتھ ایک ہی فرد جرم عائد کی جاتی ہے، اور فرد جرم میں دوسرے افراد کے ساتھ سازش کا کوئی الزام نہیں ہوتا ہے جن کا نام فرد جرم میں نہیں ہے، پھر، اگر فرد جرم میں نامزد افراد میں سے ایک کے علاوہ باقی تمام افراد کو بری کر دیا جاتا ہے، تو کوئی درست فیصلہ باقی شخص پر نہیں دیا جا سکتا، چاہے اسے فیصلہ ساز کمیٹی کے فیصلے سے سزا سنائی گئی ہو یا اس کے اپنے اقبالِ جرم پر، کیونکہ، جیسا کہ سزا کا ریکارڈ صرف ہو سکتا ہے۔ فرد جرم کے قیود سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تشکیل دیا گیا، یہ غیر مستقل اور متضاد ہوگا اور اس کے چہرے پر اتنا برا ہوگا۔ سازش کے جرم کا خلاصہ یہ ہے کہ دو یا دو سے زیادہ افراد نے مل کر، اتحاد کیا، اور سازش کے مقصد کو پورا کرنے کے لیے مل کر اتفاق کیا۔"

یہ موقف بھارت میں بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ گلاب سنگھ بنام ایمپرر (اے آئی آر 1916 الہ باد 141) جسٹس ناکس نے دی کنگ بنام پلمر کے معاملے کی پیروی کی، اور کہا کہ "سازش کے لیے استغاثہ میں یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ دو یا دو سے زیادہ افراد سازش کے مقصد سے متفق تھے" اور یہ کہ "ایک کی سازش نہیں ہو سکتی"۔

اسی طرح کا اثر دی کنگ ایمپرر بنام عثمان سردار (اے۔ آئی۔ آر۔ 1924 کلکتہ 809) جہاں چیف جسٹس سینڈرسن نے مشاہدہ کیا کہ "دفعہ 120B کے تحت جرم کا خلاصہ دونوں ملزموں کے درمیان ایک مبینہ قرارداد تھا اور جب فیصلہ ساز کمیٹی نے پایا کہ ان میں سے ایک معاہدے کا فریق نہیں تھا اور اسے اس الزام سے بری کر دیا، تو اس کے بعد یہ بات سامنے آئی کہ دوسرے ملزم کو اس الزام کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا۔ قرارداد کی تشکیل کے لیے ان دونوں کی رضامندی ضروری تھی جو الزام کی بنیاد تھی۔"

رتنیال نے اپنے لا آف کرائمز، 18 ویں ایڈیشن، صفحہ 270 میں اس موقف کا خلاصہ کیا ہے کیونکہ یہ مندرجہ ذیل انداز میں مندرجہ بالا دو مقدمات سے ابھرتا ہے:--

"لہذا، جہاں تین افراد پر سازش میں ملوث ہونے کا الزام لگایا گیا تھا، اور ان میں سے دو کو بری کر دیا گیا تھا، تیسرے شخص کو سازش کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا، چاہے سزا فیصلہ ساز کمیٹی کے فیصلے پر ہو یا اس کے اپنے اقبالِ جرم پر۔"

اس لیے قانونی حیثیت واضح ہے کہ اس الزام پر جیسا کہ اس معاملے میں ملزم نمبر 1، 2، 3 اور 4 کے خلاف بنایا گیا تھا، ملزم نمبر 1 کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت جرم کا مجرم نہیں ٹھہرایا جا سکا جب اس کے مبینہ سازشی ملزم 2، 3 اور 4 کو اس جرم سے بری کر دیا گیا۔

اس لیے ہماری رائے میں، مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت الزام کے ملزم نمبر 1 کی سزا واضح طور پر غیر قانونی تھی۔ لہذا ملزم نمبر 1 کی اپیل کو اس حد تک اجازت دی جائے گی کہ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 120B کے تحت اس کی سزا اور اس کے نتیجے میں اسے دی گئی 18 ماہ کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and
integrity of this document

قید بامشقت کی سزا کو کالعدم قرار دیا جائے۔ ہم یہاں دفعہ 465 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 471 کے تحت جرائم کے ملزم نمبر 1 کی سزا اور مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 420 کے تحت تین جرائم میں سے ہر ایک کے لیے اس کی سزا اور ان میں سے ہر ایک کے سلسلے میں ایک سال کی قید بامشقت کی سزا سے متعلق نہیں ہیں جو نچلی عدالتوں نے اس سلسلے میں اس پر منظور کی تھی۔ یہ سزائیں اور فیصلے یقیناً برقرار رہیں گے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.14 13:23
I attest to the accuracy and integrity of this document